عید الاضحیٰ اور مسلمانوں کا فرض

(قربانی کی حقیقت اور اس کا فلسفہ)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

عید الاضحیٰ پر مسلمانوں کا فرض

عید الاضحیٰ قریب آ رہی ہے اور ہر مسلمان کو اس سچی قربانی کی طرف متوجہ کر رہی ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتی ہے۔ وہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے فنا ہوتے ہیں وہ دائمی بقا حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا تعالیٰ کے لئے ذبح کرنا چاہا اور اپنے لئے ہمیشہ کی فنا کو قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیشہ کے لئے آپ کے نام کو بلند کر دیا۔ کیا آج مختلف ممالک کے لوگوں کا اس یاد کو تازہ کرنا اور اس مثال کو سامنے رکھ کر اپنے وجود کو قربانی کے لئے پیش کرنا اس امر کا ثبوت نہیں کہ خدا تعالیٰ کی خاطر فنا ہونے والے ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں۔ پس عید الاضحیٰ کے موقعہ سے سبق حاصل کر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے آپ کو سچی قربانی کے لئے تیار کریں جو خدا کی رضا کے حصول کے لئے اپنے آپ کو فنا کر دینے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج : ۳۸) یعنی قربانیوں کا گوشت اور خون اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہرگز قبول نہ ہو گا بلکہ جس نیک نیت اور نیک ارادے سے تم کام کرتے ہو وہ اس کے حضور میں قبول ہو گا۔ پس چاہئے کہ مسلمان عید پر ظاہری قربانی پر زور دینے کی بجائے باطنی قربانی پر زور دیں تاکہ اسلام کو فائدہ ہو اور خدا تعالیٰ کا نور دنیا میں پھیلے۔ اے دوستو! اگر ساری دنیا کے بیل اور گائے ہم بر سر میدان ذبح کر ڈالیں تو سوائے ایک ظاہری علامت کے اس کا اور کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ لیکن اگر ہم میں سے ایک شخص ابراہیم علیہ السلام والی قربانی کے لئے اس عید کے دن تیار ہو جائے تو وہ

ہزاروں مسلمانوں کو بیدار کرنے کا موجب ہو جائے گا۔ پس اخلاص اور محبت سے تمام ان لوگوں سے جو خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں لیکن اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں یہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس عید کے دن بجائے ظاہر پر زور دینے کے باطن پر زیادہ زور دیں۔

قربانی ان کا حق ہے اور شریعت کا حکم۔ اس کا چھڑوانا تو نہ کسی کے لئے جائز ہے نہ مسلمان اسے چھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن ایک بات ہے جسے مسلمان اختیار کر کے اسلام کے دشمنوں کو ایک زبردست شکست دے سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس دفعہ مسلمان ہر جگہ پر قربانی میں یہ امر مدنظر رکھیں کہ جہاں تک ہو سکے قربانی اس طرح کی جائے اور ایسی جگہوں پر کی جائے کہ ہندو صاحبان کے احساسات کو صدمہ نہ پہنچے۔ اسلام ہمیں ہر انسان کے احساسات کا احترام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ پس چاہئے کہ اس وقت جب کہ بعض ہندو اپنی طرف سے ہر ایک طریقہ مسلمانوں کو اشتعال میں لانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں ہم ان پر ثابت کر دیں کہ ہم ان کے دھوکے میں آ کر اسلام کی تعلیم کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم ان کے گندے سے گندے برتاؤ کے باوجود بھی ان کے احساسات کا خیال کریں گے۔ اور ایسا طریق اختیار نہ کریں گے کہ جس سے بے وجہ ان کو تکلیف پہنچے۔ میں تمام مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس موقعہ پر اسلامی وسعت حوصلہ سے کام لے کر ان راستوں کو قربانی کے جانور گذارنے کے لئے اختیار نہ کریں جن پر ہندو رہتے ہیں۔ اور قربانی کے گوشت کو بھی حتی الوسع پوشیدہ کر کے گزاریں تا ہندو صاحبان کو خواہ مخواہ تکلیف نہ ہو۔ اور تا ان کے دل اس بات کو دیکھ کر شرمائیں کہ جبکہ مسلمان ہمارے ادنیٰ احساسات کا خیال رکھتے ہیں ہمارے اپنے بھائی مسلمانوں کے شریف ترین جذبات کو ٹھیس لگانے کی کمینہ اور ذلیل حرکت سے بھی باز نہیں آتے۔ اے دوستو! ہم تمام بازاروں اور ہندو محلوں سے قربانی کے جانوروں کو باجوں کے ساتھ گذار کر اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن ہم اپنے وقت اور اپنے مال کو تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر کے اسلام کو تو ہمیشہ کے لئے مضبوط کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے اخلاق کو اعلیٰ بنا کر دشمنان اسلام کو شرمندہ کر سکتے ہیں اور خود ان کی نظروں میں انہیں حقیر بنا سکتے ہیں۔ پس عقلمندوں کی طرح دشمن سے بدلہ لو۔ اور اس کو اس راستہ سے پکڑو کہ جہاں سے وہ بھاگ نہ سکے۔ اور وہ راستہ اخلاق کا راستہ اور تبلیغ کا راستہ ہے۔ اپنی طاقت کو بے فائدہ باتوں میں ضائع کرنا عقلمندی نہیں۔ اور

چھوٹی باتوں پر وقت خرچ کرنا جب کہ بڑے کام ہمارا انتظار کر رہے ہوں نادانی ہے۔ پس اس دفعہ کی عید کو حقیقی عید بنانے کے لئے ابراہیمی قربانی کو قائم کرو۔ تا خداوند تعالیٰ کا فضل جوش میں آئے اور وہ برکتوں سے ہمارا گھر بھردے۔ اور اس دن کو مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنے لئے وقف کردو۔ اس دن جو وقت بھی عبادت سے بچے اسے بجائے بے فائدہ باتوں میں جوش دکھانے کے اپنے دوستوں کو اس بات کے سمجھانے میں خرچ کرو کہ وہ آج سے مسلمانوں کی بہبودی اور اپنی اور اپنی اولادوں کی زندگی کے لئے یہ عہد کرلیں کہ جہاں وہ ہندو اور دوسری قوموں کے جائز احساسات کا حتی الوسع احترام کرکے اسلام کی اعلیٰ تعلیم کا ثبوت دیں گے وہاں اسلام کی بہتری کے لئے کسی ہندو سے کھانے پینے کی چیزیں نہیں خریدیں گے۔ جب تک کہ وہ چھوت چھات کو ترک کرکے مسلمانوں کے ہاتھوں کا چھُوا ہُوا کھانا علی الاعلان کھانا شروع نہ کریں۔ ہندوؤں نے چھوت چھات کے بہانے سے اس قدر روپیہ مسلمانوں سے وصول کیا ہے کہ اگر آج وہ روپیہ مسلمانوں کے پاس ہوتا تو ان کے گھر سونے کے ہوتے۔ لیکن آج وہ اس ظالمانہ تدبیر کی وجہ سے اپنی اولادوں کو تعلیم دینے تک سے محروم اور روٹی تک کے محتاج ہیں۔ پس جو شخص اسلام کا درد رکھتا ہے اسے چاہئے کہ بجائے قربانیوں کو بلاوجہ بازاروں میں پھرانے پر اپنا وقت خرچ کرنے کے وہ اپنا سب وقت اس پر خرچ کرے کہ اپنے محلہ اور اپنے قصبہ میں بلکہ ممکن ہو تو پاس کے قصبات میں جائے اور مسلمانوں کو بتائے کہ آج مسلمان ہندوؤں کے سامنے صرف ایک بیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح بیل جو کچھ کماتا ہے وہ اس کا مالک لے جاتا ہے۔ اور اس کے لئے صرف بھوسہ رہ جاتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کا حال ہے کہ وہ جو کچھ کماتے ہیں اسے ایک طرف چھوت چھات اور دوسری طرف سود سے ہندو لے جاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے صرف بھوسہ باقی رہ جاتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات تو بھوسہ بھی باقی نہیں رہتا۔ پس چاہئے کہ مسلمان اگر واقعہ میں اسلام کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں تو اپنے مال کو اپنے پاس محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ اور ایک طرف تو یہ عہد کریں کہ ہندو جن باتوں میں ان سے چھوت کرتے ہیں یہ بھی ان سے ان باتوں میں چھوت برتیں۔ اور دوسرے کسی ہندو ساہوکار سے سودی قرضہ نہ لیں۔ جو لوگ سود سے بچ سکیں انہیں تو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت سود سے قطعاً بچنا چاہئے۔ لیکن جو لوگ پہلے سے سود میں مبتلا ہوں انہیں چاہئے کہ سرکاری بنک اپنے علاقہ میں کھلوا کر ان بنکوں سے سودی روپیہ لے لیں۔ تاکہ ان کے آئندہ

سود کے پھندے سے نجات پانے کی توقع ہو سکے۔ اور ہندو بنئے کے ظالمانہ سود سے چھٹکارہ ہو۔
تیسری یہ بات تمام مسلمانوں کو ذہن نشین کرنی چاہئے کہ یہ وقت اسلام پر بہت نازک ہے اور تمام دشمنان اسلام متحد ہو کر اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ پس چاہئے کہ مسلمان کہلانے والے لوگوں کے آپس میں خواہ کس قدر ہی اختلاف ہوں وہ اس حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جائیں اور وہ لوگ جو رسول کریم ﷺ کی تکذیب کے درپے ہیں ان کے مقابلہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے سب ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔ ورنہ دشمن ایک ایک کرکے سب کو نقصان پہنچائے گا۔ اور پھر مسلمانوں سے کچھ کئے نہ بنے گا۔ وہ پچھتائیں گے لیکن پچھتانا نفع نہ دیگا۔ وہ روئیں گے اور رونا مفید نہ ہو گا۔ وہ فریاد کریں گے اور ان کی فریاد سننے والا کوئی نہ ہو گا۔ پس اس دن کے آنے سے پہلے انہیں اس عظیم الشان مصیبت کے دور کرنے کی فکر کرنی چاہئے جس کے برابر کوئی مصیبت ہندوستان کے مسلمانوں پر پچھلے چند سو سالوں میں نہیں آئی۔

چوتھی بات وہ لوگوں کے یہ ذہن نشین کریں کہ اسلام کی موجودہ مشکلات صرف اور صرف تبلیغ سے دور ہو سکتی ہیں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مسلمان اپنے آپ کو مبلغ سمجھے اور اپنے آس پاس کے غیر مذاہب کے لوگوں میں تبلیغ شروع کر دے۔ خصوصاً اچھوت اقوام میں کہ وہ ہزاروں سال سے ہندوؤں کے ظلم برداشت کرنے کے بعد آج بیدار ہو رہی ہیں۔ اور مسلمانوں کی طرف سے ایک ہمت بڑھانے والا کلمہ انہیں اسلام کے بالکل قریب کر سکتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مسلمان اچھوت اقوام کا خیال رکھے اور جہاں بھی ایسے آدمی پائے جائیں انہیں اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کی جائے اور اگر کسی جگہ کے مسلمان خود کام نہ کر سکیں تو کم سے کم صیغہ ترقی اسلام قادیان ضلع گورداسپور کو حالات سے اطلاع دیں تاکہ وہ جہاں تک ہو سکے مقامی لوگوں کی مدد کرکے اشاعت اسلام میں ان کا ہاتھ بٹائے۔

اے دوستو! اگر بجائے قربانیوں کے راستوں پر زور دینے کے آپ لوگ عید کے دن کو مذکورہ بالا چار باتوں کے لئے وقف کر دیں۔ تو یقیناً آپ اسلام کی عظیم الشان خدمت کریں گے اور دشمنان اسلام کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچائیں گے۔ پس عقلمندوں کی طرح اپنے اور اسلام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے قربانی کے معاملہ میں تو ہندوؤں کے احساسات کا حتی الوسع خیال رکھیں کہ اس معاملہ میں انہیں چڑانا اسلام کے لئے مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔ لیکن

اتحاد عمل، چھوت چھات، سود سے پرہیز اور تبلیغ کے متعلق مسلمانوں میں پراپیگنڈہ کر کے کام کی وہ روح مسلمانوں میں پھونک دیں کہ دشمن کو خود اپنے گھر کی فکر پڑ جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو موقعہ کی نزاکت کو سمجھنے اور اسلام کے حقیقی فوائد کی شناخت کی توفیق عطا فرمائے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

والسلام خاکسار

مرزا محمود احمد

امام جماعت احمدیہ قادیان (ضلع گورداسپور)

نوٹ: میں نے اس زمانہ کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک رسالہ "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں" شائع کیا ہے۔ مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ اس رسالہ کو خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں میں بھی اس کے پڑھنے کی تحریک کریں۔ یہ رسالہ دو پیسے کا ٹکٹ بھیجنے پر صیغہ ترقیٔ اسلام قادیان سے مفت مل سکتا ہے۔ اور جو لوگ قیمتاً منگوانا چاہیں وہ علاوہ دو پیسے کے ٹکٹ ڈاک کے دو پیسے کے زائد ٹکٹ فی رسالہ بطور قیمت کے ارسال فرما سکتے ہیں یہ سب روپیہ ترقیٔ اسلام کے مفاد کے ماتحت خرچ ہوتا ہے۔